کشمیر کا علاقائی ولسانی جائزہ

ڈاکٹر اصغر اقبال،اسسٹنٹ پروفیسر،شعبۂ کشمیریات،جامعہ پنجاب،لاہور

Abstract

Jammu and Kashmir is an historical State. It is a fortunate region having five thousand years history in written form. Different languages are spoken in the regions of the State of Jammu and Kashmir. In this article it is discussed that these languages have their own values and importance.

ریاست جموں کشمیر جسے عام طور پر کشمیر بھی کہا جاتا ہے۔اس کی پُشت پر ایک قدیم تاریخی ورثہ موجود ہے جو کہ ہندوستان میں کسی اور خطہ کے پاس نہیں،ہندوستان کے ایک سابق صدر ڈاکٹر رادھا کرشنین نے کشمیر کی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا تھا،کہ ہندوستان جیسے عظیم ملک کو اپنی قدیم تاریخ کے لیے رامائن اور مہا بھارت پر انحصار کرنا پڑتا ہے وہاں کشمیر ایک ایسا خوش قسمت خطہ ہے جسکی پانچ ہزار سالہ تاریخ تحریری شکل میں موجود ہے۔اس میں شک نہیں کہ کشمیر کی تاریخ کا ایک قیمتی ذخیرہ نیلامت پران اور راج ترنگنی کی شکل میں موجود ہے جس کی مثال برصغیر پاک وہند میں کسی دوسرے خطہ کے پاس نہیں۔محققین نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کشمیری کیلنڈر دنیا کا دوسرا قدیم ترین کیلنڈر رہے۔قدیم ترین کیلنڈر عبرانیوں (یہودیوں) کے کیلنڈر کو قرار دیا گیا ہے جس کا آغاز ۳۷۶۰/۶۱ سال قبل مسیح میں ہوا تھا۔کشمیری کیلنڈر کا آغاز اس کے ۶۸۵ سال بعد یعنی ۳۰۷۵ قبل مسیح میں ہوا۔(۱)

کشمیر کی حدود مختلف اوقات میں مختلف رہی ہیں،مختلف عروج وزوال بھی اس کی تاریخ کا حصہ ہیں۔اس وقت یہ ریاست چوراسی ہزار چار سو اکہتر (۸۴۴۷۱) مربع میل علاقے پر مشتمل ہے جو ۱۸۴۶ء میں معاہدہ امرتسر کے تحت معرض وجود میں آئی۔اور اس ریاست کا بانی مہاراجہ گلاب سنگھ کو کہا جاتا ہے۔یہ ریاست ایشیاء کے تقریباً وسط میں اور برصغیر پاک وہند کے عین شمال میں واقع ہے۔اسی لحاظ سے کشمیر کو ایشیا کا دل اور برصغیر کا تاج کہا جاتا ہے۔ریاست جموں کشمیر کے شمال میں تاجکستان اور چینی ترکستان (سنکیانگ) کا علاقہ ہے۔مشرق میں تبت (چین)،جنوب میں بھارت،پاکستان اور شمال مغرب میں افغانستان ہے اس طرح سے ریاست جموں کشمیر کی سرحدیں دنیا کے پانچ اہم ممالک سے ملتی ہیں (۲) جغرافیائی اعتبار سے ریاست جموں کشمیر بہت اہمیت کی حامل ریاست ہے۔تجارتی حوالے سے بھی اس ریاست کی برصغیر پاک وہند میں بہت اہمیت وافادیت ہے۔اس کے علاوہ ریاست جموں کشمیر پانی اور معدنیات سے مالا مال ہے۔

انتظامی تقسیم:

ریاست جموں کشمیر کو ۱۹۴۷ء سے قبل تین صوبوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور چلائے جاتے تھے۔ان میں صوبہ جموں،صوبہ کشمیر اور صوبہ لداخ تھے۔باقی تمام علاقے انہیں صوبوں میں شامل تھے لیکن پونچھ جاگیر کی صورت میں کشمیر میں شامل تھی۔۱۹۴۷ء میں ریاست جموں کشمیر کے مہاراجہ ہری سنگھ کے ظلم،جبر اور استحصال کے خلاف پونچھ کی عوام نے علم بغاوت بلند کیا جس کے نتیجہ میں کشمیر کی تقسیم ہو گئی۔ایک حصہ پر بھارت نے قبضہ کر لیا اور ایک حصہ آزاد کشمیر کے نام سے ایک نیم خودمختار ریاست کی صورت میں سامنے آیا۔اس کے بعد پھر آزاد کشمیر بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔جس کا ایک حصہ گلگت بلتستان پاکستان کے زیر انتظام چلا گیا اور ایک حصہ چین کے قبضہ میں ہے جسے اقصائے چین کہا جاتا ہے۔اس طرح سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ریاست جموں وکشمیر اس وقت چار حصوں میں منقسم ہے۔ان حصوں کے انتظامی تقسیم کچھ یوں ہے۔

ریاست آزاد جموں وکشمیر:

آزاد کشمیر اس وقت تین ڈویژن،اور دس اضلاع پر مشتمل ایک نیم خودمختار ریاست کا درجہ رکھتی ہے جس کے اضلاع اور ڈویژن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ڈویژن،مظفر آباد،پونچھ،اور میر پور شامل ہیں جبکہ اضلاع میں مظفر آباد،،نیلم،ہٹیاں بالا،پونچھ،باغ،حویلی،سدھنوتی،کوٹلی میر پور اور بھمبر ہیں۔

بھارت کے زیر انتظام مقبوضہ کشمیر:

کشمیر کے تین بڑے شہر سری نگر،جموں اور پونچھ اس میں شامل ہیں بھارت نے ان حصوں کو صوبے کا درجہ دیا ہوا ہے یہ حصہ ۱۴ اضلاع پر مشتمل ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔جموں،کٹھوعہ،اُدھم پور،ڈوڈہ،راجوری، پونچھ،سری نگر،بارہ مولہ،کپواڑہ،اسلام آباد(اننت ناگ)بڈگام،پلوامہ،لداخ اور کرگل ہیں۔(۴) گلگت بلتستان: گلگت بلتستان کی انتظامی تقسیم پانچ اضلاع پر مشتمل ہے جن کے نام درج ذیل ہیں: گلگت،دیامر،غذر، بلتستان ،گھانچے ہیں۔ان حصوں کے علاوہ کشمیر کا جو چین کے پاس حصہ ہے اس میں آبادی کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے جس کی تفصیلات کسی کتاب میں دستیاب نہیں ہے۔

علاقائی جغرافیہ:

ریاست جموں کشمیر بہت سی جغرافیہ کی حامل اکائیوں پر مشتمل ریاست ہے یہ اکائیاں ریاست کے اندر اپنا منفرد جغرافیہ،تاریخ،ثقافت اور جداگانہ زبانیں رکھنے کے باوجود کشمیر کی وحدت میں شامل ہیں۔یہ جغرافیائی اکائیاں ماضی میں کشمیر کے اندر اپنی پہچان نیم خودمختار ریاست،جاگیر اور راجواڑوں کی شکل میں تاریخ کا حصہ رہے ہیں۔ان میں کچھ علاقے ریاست جموں کشمیر کے اندر اب بھی اپنی ایک جغرافیائی شناخت رکھتے ہیں۔ان علاقوں

میں جموں، پونچھ بلتستان، بروشال، گلگت، کشتواڑ۔لداخ اور وادی کشمیر کے نام نمایاں ہیں۔مؤرخین نے ان جغرفیائی اکائیوں کی قدامت کی تصدیق کچھ یوں کی ہے:

''وادی کشتواڑ جو بالا چناب کے علاقہ میں واقع ہے یہاں حکمرانوں اور کشمیر کے سلاطین کے مابین شادی بیاہ ہوتے تھے اور وہ سلاطین کے محکوم بھی تھے۔دریائے چناب کے زیریں علاقہ میں ضلع بھدرواہ ہے اور پیر پنجال کے جنوب میں چھوٹی چھوٹی پہاڑی ریاستیں تھیں۔جن میں باغی کھش لوگ آباد تھے یہ ریاستیں کشمیر کی باجگزار تھیں،جنوب مغرب میں راجوری کی اہم پہاڑی ریاست تھی جو توی اور اس کے معاون دریاؤں کی وادی پر مشتمل تھی،راجوری کے شمال مغرب میں پونچھ کی مملکت تھی۔''(۵)

بعض مورخین کے خیال میں کشمیر کے ان علاقوں میں رہنے والے لوگ مختلف قوموں اور قومیتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔جب کہ گوجری،وخی،اور کھوار زبان بولنے والے مختلف لسانی گروہ ہیں۔یہ سب باہم مل کر کشمیری قوم کی تشکیل کرتے ہیں۔ان تمام قومیتوں کے رسم ورواج، زبان وادب،تہذیب وتمدن اور مذہبی عقائد مختلف ہیں۔(۶) درج بالا مورخین کی آرا کو مستند مانتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ریاست جموں کشمیر مختلف ریجنز (علاقوں) پر مشتمل ایک ریاست ہے جس میں مختلف قومیتوں کے لوگ اپنی جداگانہ تہذیب وتمدن، تاریخ، ثقافت،اور زبان وادب کے ساتھ آباد ہیں۔

علاقائی زبانیں:

کشمیر کے مختلف علاقوں میں آباد لوگ جہاں مختلف رسم ورواج، جداگانہ تہذیب وتمدن ثقافت اور مختلف مذہبی عقائد رکھتے ہیں وہاں ان کی زبانیں بھی مختلف ہیں لیکن یہ سب لوگ کشمیر کی جغرافیائی وحدت کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔کشمیر کی علاقائی زبانوں میں بعض مکمل ادبی زبانیں ہیں۔اور بعض نوآبادیاتی جبر، استحصال اور ظلم کی وجہ سے انتہائی پسماندہ ہیں۔حالانکہ ان میں مکمل طور پر ادبی زبان کی خوبیاں موجود ہیں۔مؤرخین کے خیال میں چوراسی ہزار چار سو اکہتر مربعہ میل پر پھیلی ہوئی ریاست جموں کشمیر کے طول وعرض میں مختلف نسل گروہ اور متعدد چھوٹی چھوٹی قومیتوں کے لوگ آباد ہیں۔اور یہی قومیتیں آگے چل کر ایک عظیم کشمیری قوم کی تشکیل کرتی ہیں۔ان تمام قومیتوں اور نسلی گروہوں کا اپنا اپنا جداگانہ کلچر اور الگ زبانیں ہیں۔ان زبانوں میں شنا، بلتی، کشمیری لداخی، بروشسکی، گوجری، ڈوگری، پہاڑی اور کھوار شامل ہے۔(۷)

ان علاقائی زبانوں کا اپنا اپنا لسانی جغرافیہ، لسانی پس منظر، لسانی گروہ اور ان کے مختلف لہجے اپنی تاریخ رکھتے ہیں۔جہاں کشمیر کے علاقے جغرافیائی حوالے سے اپنی اہمیت رکھتے ہیں وہاں ان علاقوں کی زبانیں بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہیں درج بالا مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کشمیر مختلف قومیتوں پر مشتمل ایک کثیر لسانی ریاست ہے۔اس کے مقابلہ میں برصغیر پاک وہند کی کسی دوسری ریاست میں اتنی زبانیں نہیں بولی جاتیں۔گو کہ

کشمیر کے سیاسی و معاشرتی حالات کی وجہ سے یہ زبانیں برصغیر کی دیگر دوسری زبانوں کے طرح ترقی نہ کر سکیں۔ البتہ ان زبانوں کے اندر مکمل ادبی زبانوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

حواشی:

۱۔ میر، جی ایم، کشمیری قوم اپنی منزل کی تلاش میں، (لاہور: مکتبہ جدید ترین۔ ۲۰۰۱ء)، ص ۹۲

۲۔ میر، جی ایم، کشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں، (لاہور: جدید پریس ۲۰۰۱ء)، ص، ۳۱

۳۔ ایم اے خان، پروفیسر، کشمیر تاریخ کے آئینے میں، (میر پور، نکس ۱۹۸۶ء)، ص ۲۰

۴۔ تشنہ، نذیر احمد، اوراق، (جموں کشمیر: بھمبر، عتیق پبلشر)، ص، ۲۹/۵۵

۵۔ محبّ الحسن، کشمیر سلاطین کے عہد میں، (کراچی، نیو پرنٹنگ پریس، ۱۹۹۰ء)، ص ۲۴، ۲۵

۶۔ کاشمیری، شیراز، کشمیری قوم اور قومیت، (راولاکوٹ: کشمیر اکیڈمی آف سوشل سائنز ۱۹۹۳ء)، ص، ۲۰۰

۷۔ میر، جی ایم، کشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں، (لاہور: جدید پریس ۲۰۰۱ء)، ص، ۵۳

مآخذ:

۱۔ ایم اے خان، پروفیسر، کشمیر تاریخ کے آئینے میں، میر پور، نکس ۱۹۸۶ء۔

۲۔ کاشمیری، شیراز، کشمیری قوم اور قومیت، راولاکوٹ: کشمیر اکیڈمی آف سوشل سائنز ۱۹۹۳ء۔

۳۔ محبّ الحسن، کشمیر سلاطین کے عہد میں، کراچی، نیو پرنٹنگ پریس، ۱۹۹۰ء۔

۴۔ میر، جی ایم، کشمیری قوم اپنی منزل کی تلاش میں، لاہور: مکتبہ جدید ترین۔ ۲۰۰۱ء۔

۵۔ میر، جی ایم، کشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں، لاہور: جدید پریس ۲۰۰۱ء۔

۶۔ میر، جی ایم، کشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں، لاہور: جدید پریس ۲۰۰۱ء۔

☆☆☆